www.KitaboSunnat.com

الجزائر میں "اسلامی محاذ نجات (اسلامی سالویشن فرنٹ)"

ا۔ الجزائر میں اسلامی تحریک کا پس منظر

بیسوی صدی کے ربع اول کے آخر میں قومی جدوجہد آزادی کا جو دور شروع ہوا ان میں ایک اہم نام "جمعیۃ علما الجزائر" کا ہے۔ جمعیۃ العلما کا قیام 1926 میں الجزائر کے ممتاز عالم دین عبدالحمید بن بادیس نے کیا۔ شیخ کی نظر قرآن مجید پر بہت گہری تھی۔ انھوں نے تنظیم کے قیام سے قبل ایک طویل عرصے تک قرآن مجید کے درس کا سلسلہ جاری رکھا جس کی وجہ سے علما کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ بھی ان سے خاصی قربت رکھتا تھا۔ تنظیم نے اپنا زیادہ زور دینی اور معاشرتی اصلاح پر دیا۔ یہ اپنا پیغام مدرسوں کلبوں، اخباروں اور رسالوں کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچاتی تھی۔ جمعیۃ العلما کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ اس نے فرانس کی ثقافتی یلغار کے سامنے بند باندھنے کی کوشش کی اور الجزائر میں مسلم ثقافت کو زندہ رکھا، جس کے حامی مراکز جمعیۃ کے زیر اہتمام چلنے والے مدارس تھے۔ 1951 میں الجزائری محاذ برائے دفاع حریت کی تشکیل عمل میں آئی، جس نے دیگر جماعتوں کے ساتھ مسلح جدوجہد آزادی شروع کی۔ 1958 میں قومی محاذ نے عارضی حکومت قائم کر لی اور آخر کار 1962 کو سات سال کی مسلح جدوجہد کے بعد الجزائر کو آزادی نصیب ہوئی۔ جیسا کہ یورپ کے دور استعمار کے خاتمے کے بعد دیگر مسلم ممالک کے ساتھ ہوا کہ اقتدار پر بالعموم قوم پرست سوشلسٹ یا اشتراکی عناصر قابض ہوئے۔ الجزائر میں بھی یہی کچھ ہوا۔

آزادی کے بعد اقتدار محاذ آزادی کے ہاتھ میں آیا جس پر سوشلسٹوں کا قبضہ تھا۔[۴۵]

شمالی افریقہ کا وہ علاقہ جو "المغرب العربی" کے نام سے جانا جاتا ہے لیبیا، تیونس کے بعد الجزائر المغرب العربی کا تیسرا ملک ہے۔ 1553 میں مشہور ترک امیر البحر خیر الدین باربروسا نے الجزائر کو فتح کر کے سلطنت عثمانیہ کا ایک حصہ بنا دیا۔ یہ ترقی کے دور کا آغاز تھا جو 1930 تک قائم رہا اور الجزائر کی موجودہ شکل اسی زمانے میں اختیار کی۔ سمندر کے کنارے واقع شہر الجزائر جو اس صوبے کا صدر مقام تھا۔ اس پورے علاقے کا نام یعنی "الجزائر" کہلانے لگا۔ جولائی 1830 میں فرانس نے الجزائر پر قبضہ کر لیا۔ عبدالقادر الجزائری اور ان کے بعد الجزائر کے با

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شندوں نے کئی بار اس قبضے کو بغاوتوں کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی مگر یہ بغاوتیں سختی سے کچل دی گئیں۔

الجزائر میں جدوجہد آزادی کی تحریک کا آغاز جس تحریک سے ہوا، وہ ایک مزدور رہنما معالی حج نے 1926 میں نجم الافریقہ الشمالی" کے نام سے قائم کی۔

۲۔ اسلامی محاذ نجات کا قیام

48 صوبوں میں 32 میں کامیاب رہا 1539 لوکل کونسلوں میں 835 میں جیتا۔ کامیابی کا تناسب 42، 55 فیصد رہا۔ محدود اختیارات کے باوجو اسلامی محاذ نے متعدد اصلاحات نافذ کیں۔ عریاں ویڈیو فلمیں بر سر عام شراب نوشی، ساحل سمندروں پر مخلوط و عریاں محفلیں بند کر ادیں۔ رمضان کے روزے کا تقدس بحال کیا۔ پہلی بار بلدیاتی اداروں میں اجتماعی افطاریوں کا اہتمام کیا گیا۔ تعلیمی اداروں میں مخلوط تعلیم ختم کر دی گئی۔ ایک بین الاقوامی ہوٹل کو گالف کا میدان بنا دینے کی بجائے وہاں ایک ہاؤسنگ کالونی بنانے کی سفارش کی گئی۔ الجزائر کے دولت لوٹنے والوں کو بے نقاب کیا۔ ان ہلکی پھلکی اصطلاحات کے خلاف فوج کے بدعنوان جرنیل، بیورو کریسی، لادین عناصر اور مغربی ممالک شدید ردعمل کا اظہار کر رہے تھے۔ اور اسلامی محاذ کو راستے سے ہٹانے کی کوششیں شروع ہو گئیں۔[۳۶]

کہنے کو اس دوران الجزائر جمہوریہ ہی کہلاتا رہا۔ لیکن یہاں صرف ایک پارٹی کی حکومت تھی جو قومی محاذ آزادی (F.L.N) تھی اگر چہ عراق و شام کی حکومتوں کے مقابلے میں یہ حکومت اسلامی فکر اور اسلامی اقتدار کی دشمن نہیں ہے لیکن ایک جماعتی راج سے اسلامی فکر کی توسیع اشاعت کو عملی جامہ پہنانے میں مشکلات حائل رہیں۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی الجزائر میں اسلام اور سوشلزم کی کشمکش کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں "الجزائر جس نے اپنی آزادی کی قیمت دس لاکھ شہیدوں کی صورت میں ادا کی۔ آزادی کے بعد ٹھیک ان مشکلات سے دو چار رہا جو نئے آزاد ہونے والے ملکوں کو پیش آئیں جن کی قیادت دینی عناصر کے بجائے لادینی اشتراکی رہنماؤں کے ہاتھ میں تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ تحریک کے منشور و مقاصد

الجزائر میں مذہب کو حکومت میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ الجزائر کے ایک لیڈر کے بیان پر علما نے کہا کہ الجزائر کی جنگ اپنے مقاصد میں ناکام سمجھی جائے گی اگر اسلام کو حکومت کا سرکاری مذہب اور عربی کو ملک کی سرکاری زبان نہ قرار دیا گیا۔ علما الجزائر نے یہ مطالبہ اس وقت کیا، جب الجزائر کا آئین تیار کیا جا رہا تھا۔ جو ۱۹۶۳ میں بنا مگر ۱۹۶۵ میں ختم کر دیا گیا۔ اور حکمران پارٹی کا حکم آئین کہلانے لگا۔ الجزائر کا سرکاری مذہب اسلام اور عربی سرکاری زبان ہے یونیورسیٹوں میں اسلامی مطالعہ ہے لیکن سوشلزم پر زور دیا جاتا ہے۔ ملک میں کیمونسٹ پارٹی کافی کمزور ہے مگر حکمران پارٹی میں پناہ لے رکھی ہے۔

1989 میں شاذلی بن جدید ۔ ، دور اقتدار میں الجزائر میں نیا آئین نافذ پایا اور کثیر جماعت سیاسی نظام کا راستہ ہموار ہوا ں سے اسلام پسند عناصر کو اپنی پارٹی بنانے کا موقع ملا۔

۴۔ اسلامک سالویشن فرنٹ کا قیام

الجزائر میں اسلام پسندوں کو مسلسل دبانے کی کوشش ہوتی رہی ہے۔ یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ البتہ اس دوران بھی اللہ کے ان بندوں نے سیاسی زندگی سے ہٹ کر ثقافتی سطح پر شیخ عبدالحمید بن بادیس کے جلائے ہوئے چراغ کو بجھنے نہیں دیا۔ اور اسلام کی تعلیمات کو عوامی زندگی میں جاری وساری رکھنے کے لیے کوشاں رہے۔ اس سلسلہ میں مارچ 1989 میں اسلام پسند عناصر نے ایک سیاسی پارٹی رجسٹرڈ کروائی جس کا نام "اسلامک سالویشن فرنٹ رکھا۔" اس پارٹی کے فلاحی کاموں نے عام لوگوں میں کافی جگہ بنالی تھی۔ نتیجتاً سیاسی آزادی کے بعد 1990ء میں پہلے بلدیاتی انتخابات میں الجزائر کی 851 بلدیات میں سے 541 بلدیات پر اسلامک سالویشن فرنٹ کا قبضہ ہو گیا اور حکمران جماعت قومی محاذ آزادی F.L.N کو بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

فرنٹ کی مقبولیت

سالویشن فرنٹ کی تشکیل میں نمایاں کردار عباسی مدنی (صدر) علی بلحاج (نائب صدر)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور الہاشمی سحنوئی کا رہا۔ یہ تینوں فرنٹ کے اساسی ارکان میں شامل ہیں۔اس کے علاوہ فرنٹ کے اخبار کے ایڈیٹر زہدہ بن عزیز نے بھی اس اس کی عوامی مقبولیت میں اہم رول ادا کیا۔

۵۔عباسی مدنی

1931 میں ''سیدی عقبہ'' کے مقام پر پیدا ہوئے سیدی عقبہ ''فاتح افریقہ حضرت عقبہ بن نافع علیہ کا مدفون ہیں۔انہوں نے جمعیت علمائے الجزائر کے مدارس میں جمعیت کے نامور علما سے تعلیم حاصل کی اور علی الخصوص الجزائر کے مشہور عالم دین شیخ النعیمی کے درسوں میں مدتوں سے پابندی سے شریک رہے۔ان کی سیاسی زندگی کا آغاز 1948 میں ہوااس وقت آزادی الجزائر کی تحریک چل رہی تھی۔موصوف M.T.L.D میں شامل ہو گئے مگر بعد میں تنظیم کے اختلافات کی وجہ سے غیر جانبداری کا رویہ اختیار کر لیا۔1954 میں فرانسیسی سامراج کے خلاف انقلابی تحریک میں ڈاکٹر عباسی مدنی تحریک کا نمایاں ستون اور دست بازو بن گئے۔

چنانچہ یکم اپریل 1954 کو براڈ کاسٹنگ اسٹیشن کو تباہ کرنے کی سکیم بنانے والے گروپ کی کمان ان کے ہاتھ میں تھی۔اس دھماکے سے سامراج کے خلاف مہم کا آغاز ہوااس کاروائی کے بعد عباسی مدنی گرفتار ہو گئے اور سات سال جیل میں رہے۔اس کے بعد کے تحریکی واقعات میں وہ نمایاں نظر نہیں آتے۔جب الجزائر آزاد ہو گیا اور بن بیلا جیسے سوشلسٹ اور ابن الوقت لیڈر برسر اقتدار آگئے تو ڈاکٹر عباسی مدنی نے اسلامی دعوت کی اشاعت کا راستہ اختیار کر لیا اور کچھ دوسرے اہل علم سے مل کر اسلامک ایجوکشن سوسائٹی تشکیل دی۔1982 میں الجزائر یونیورسٹی کے طلبہ نے لادینی تعلیم اور مخلوط تعلیم کے خلاف احتجاج کیا جس کے نتیجے میں طلبہ اور سرکاری ایجنسیوں کے مابین شدید تصادم برپا ہوا۔اس کے بعد حکومت نے ان تمام اساتذہ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا، جو لادینی تعلیم ومخلوط تعلیم کے خلاف تھے۔ان میں پروفیسر مدنی بھی شامل تھے۔یہ بغیر مقدمہ چلائے 18 ماہ تک جیل میں رہے۔

اکتوبر 1980 کے حالات میں شاذلی بن جدید حکومت نے سیاسی سرگرمیوں کی اجازت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی اور پارٹی "رابطہ الدعوۃ الاسلامیہ" کے نام سے قائم ہوئی۔ یہ تنظیم دراصل جمیعۃ علمائے الجزائر کا نیا قالب تھی۔ اس کے صدر محترم شیخ احمد سحنون منتخب ہوئے اور اس کے سرکاری ترجمان محمد سعید مقرر کیے گئے۔ یہ تنظیم الجزائر میں اسلامی کوششوں کا پلیٹ فارم بن گئی۔ 1989 میں حالات سنگین ہوگئے اور پوری قوم کو مجتمع کرنے کے لیے اسلامک سالویشن فرنٹ کے نام سے سیاسی و اسلامی تنظیم کھڑی کی گئی تو ڈاکٹر عباسی مدنی کو تمام اسلامی شخصیتوں اور رہنماؤں نے مل کر اس کا صدر اور سرکاری ترجمان منتخب کرلیا۔

٦۔ اسلامک سالویشن فرنٹ کا جمہوری کردار

اسلامک سالویشن فرنٹ نظریاتی طور پر ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا چاہتا ہے، جو پیغمبرانہ تعلیمات اور اصولوں کا علمبردار ہو۔ اسے دوسروں تک پہنچانے والا بھی ہو، فرنٹ کے قیام سے قبل مسلم عوام کی قیادت کے لیے الجزائر کے اسلام پسندوں نے جبۃ انقاذ اسلامیۃ (اسلامی محاذ نجات) کی تشکیل دے دی۔ ڈاکٹر مدنی کو اس محاذ کا صدر منتخب کرلیا گیا۔ یہ محاذ دراصل اس اسلامی تحریک کا تسلسل ہے جو دور استعمار پھر دور آزادی میں منتخب ماحول حکومتوں کے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔

20 اپریل کو اسلامی محاذ نجات دار الحکومت نے صدارتی محل کے سامنے ایک مظاہرے کا اہتمام کیا، جس میں لاکھوں نوجوانوں نے شرکت کی۔ انھوں نے بڑے بڑے بینر اٹھا رکھے تھے ،جن پر تحریر تھا: اسلام ہمارے مسائل کا حل ہے۔" ریلی کے اختتام پر اسلامی محاذ نجات کے صدر ڈاکٹر عباسی مدنی نے اسلامی شریعت کو واضح کرنے کے لیے مظاہروں کا انتظام کیا۔ ایک مظاہرے میں پانچ لاکھ افراد نے شرکت کی جن میں ایک لاکھ باپردہ خواتین تھیں۔ مظاہرین نے سروں پر قرآن اٹھا رکھے تھے۔

12 جون 1990 کو صوبائی بلدیاتی کونسلوں کے انتخابات ہوئے۔ یہ آزادی کے پہلے کثیر جماعتی انتخابات تھے۔ اس میں اسلامی محاذ نجات نے حکمران جماعت کے مقابلے میں زیادہ سیٹس لیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجزائر کی اسلامی تحریک اور استعماری طاقتیں

الجزائر اب تک 1992ء کے انتخابات کے خوف میں مبتلا ہے، جنھیں مسترد کر کے فوج نے حکومت پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس شورش کو 15 برس سے "محفوظ" کرنے کے کئی اقدامات کیے جا چکے ہیں۔ مگر ابھی تک الجبھہ الاسلامیہ للانقاذ (اسلامک سالویشن فرنٹ) کا ہوا اور خوف، فوج کے ذہن وقلب پر چھایا ہوا ہے۔ فوج نے قوم کے حق رائے دہی اور اس کے شہری اداروں کی خودمختاری سب کر دیکھا ہے۔ 90 کے عشرے سے لے کر اب تک الجزائر میں پانچ صدر برسر اقتدار آ چکے ہیں۔ بیسیوں وزرا آئے اور چلے گئے مگر ایک شخصیت ایسی ہے جو اب تک اپنے منصب پر قائم ہے اور وہ ہے عسکری انٹیلی جنس کے محکمہ کا سربراہ۔ اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ اقتدار کے سرچشمے کا اصل مالک کون ہے؟ اسلامی فرنٹ سے عوام کی وابستگی کو کچلنے کے لیے سبھی لوگوں نے تعاون کیا۔ مگر اس سال کے آغاز میں فلسطین میں غزہ کے واقعات نے گھڑی کی سوئیوں کو واپس ۷۰ کی دہائی میں پہنچا دیا ہے۔ اسرائیلی مظالم پر احتجاج کرتے ہوئے دس افراد پر مشتمل جلوس کی قیادت کی، جس میں 70 کی دہائی کے لگائے گئے نعرے بھی دہرائے گئے۔ قومیں زود فراموش ہوتی ہیں۔ بالخصوص الجزائر کی قوم جیسی مضبوط اعصاب کی مالک قوم کا حافظہ کمزور نہیں ہوا کرتا۔[۳۸]

2 جون 1991ء کے پارلیمانی انتخابات

جولائی 1990ء کے آخر میں صدر شاذلی بن جدید نے پارلیمانی انتخابات کرانے کا اعلان کیا۔ اس کے لیے 2 جون 1991 کی تاریخ مقرر کی گئی۔ اسلامی محاذ نجات عوام کے اندر انتہائی مقبول ہو رہا تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ اشارے بھی مل رہے تھے کہ فوجی جرنیل اسلامی اصلاحات کے حق میں نہیں ہیں۔ فوج کا کمانڈر انچیف خالد نزار اس گروہ کا اصل قائد تھا۔ مغربی ممالک اور خاص طور پر فرانس نے فوجی جرنیلوں کی پشت پناہی کی تاکہ وہ اس سیلاب کو آگے بڑھنے سے روکیں۔ مگر اسلامی محاذ نجات کے پاس عوام کی طاقت کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

27 مئی 1991ء کو اسلامی محاذ نجات کی اپیل پر 35 ہزار مظاہرین نے صدارتی محل اور قی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وی اسٹیشن کی طرف مارچ کیا۔ جنھیں پولیس نے آگے جانے سے روک دیا۔ دوسرے دن اسلامی محاذ کی اپیل پر ملک بھر میں عام ہڑتال ہوئی۔ تمام شہروں میں کاروبار ٹھپ ہو گیا۔ 40 ہزار مظاہرین جن کے ہاتھوں میں قرآن تھا مظاہرہ کیا۔

5 جون کو شاذلی بن جدید نے پورے ملک میں ایمرجنسی لگا دی۔ کابینہ سے استعفیٰ لے لیا گیا۔ اور انتخابات ملتوی کر دیے گئے ،۔ جو 21 جون 1991ء کو منعقد ہونے تھے۔ ملک کے اہم شہروں میں فوج بھیج دی گئی۔ دارالحکومت کی سڑکوں پر ٹینک لگا دیئے گئے۔ "کرنل مولود حمروش" کی بجائے احمد غزالی کو وزیر اعظم بنا دیا گیا۔ 6 جون کو وزیر اعظم غزالی نے اسلامی محاذ نجات اور دیگر اپوزیشن پارٹیوں سے مذاکرات کیے۔ 2 جون کو ڈاکٹر عباسی مدنی نے نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کے ساتھ ایک سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔ اس سمجھوتے کی تفصیلات معلوم نہ ہو سکیں۔ البتہ نتیجتاً دارالحکومت سے ٹینک ہٹا لیے گئے اور ہڑتال کا سلسلہ بند ہو گیا۔ حکومت نے اعلان کیا کہ سال رواں کے اختتام تک صدارتی یا پارلیمانی انتخابات منعقد ہوں گے۔

دراصل حکومت اسلامی محاذ نجات کی اصطلاحات کو صوبوں اور بلدیات میں ناکام کرنا چاہتی تھی۔ اس سلسلے میں اسلامی محاذ کے کارکنوں کی گرفتاریاں شروع کی گئیں۔ حکومت ان کو مشتعل کرنا چاہتی تھی اور اس سلسلے میں 30 جون کو دارالحکومت الجزائر میں واقع اسلامی محاذ کے مرکزی دفتر کا گھیراؤ کر کے محاذ کے 60 سالہ صدر عباسی مدنی اور ان کے ایک نوجوان ساتھی نائب علی الحاج کو گرفتار کر لیا۔ انھیں بلید 6 کی جیل میں نظر بند کر دیا اور محاذ کے دونوں اخبار "المنقذ" (عربی) اور الفرقان (فرانسیسی) بند کر دیے۔

گرفتاریوں کی لہر شروع ہو گئی۔ ایک ہی رات میں 700 کارکن گرفتار کر لیے گئے۔ دو دن میں 2500 افراد پکڑے گئے۔ چند دن میں یہ تعداد 8500 تک پہنچ گئی۔ یکم جولائی کے ہنگامی حالات کے نفاذ کے سلسلے میں کم از کم 31 افراد ہلاک اور 285 زخمی ہو چکے ہیں۔

7 جولائی کو اسلامی محاذ کے ترجمان محمد سعید اس وقت گرفتار کر لیے گئے جب وہ ٹاؤن ہال

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خطاب کر رہے تھے۔ 12 جولائی کو دارالحکومت الجزائر میں پولیس نے جمعہ کی نماز کے لیے آنے والوں پر گولی چلائی۔ ایک ہلاک اور 12 زخمی ہوئے۔ 14 جولائی کو سڑکوں پر پھر ٹینک آگئے۔ حکومت نے انتخابی حلقوں میں بنیادی تبدیلیاں شروع کر دیں۔ تاکہ اسلامی محاذ کی کسی ایک حلقے میں طاقت مجتمع نہ رہے اسلامی محاذ نے بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا۔ صدر شاذلی بن جدید نے محاذ کے کارکنوں کو نرم کرنے کے لیے یہ اشارہ دیا کہ عدالتی فیصلے کے بعد نظر بندوں کو رہا کر دیا جائے گا۔

26 دسمبر 1991 انتخابات سے 15 روز پہلے اسلامی محاذ نے الیکشن ختم کرنے کا اعلان کر دیا اور بایں ہمہ اسلامی محاذ کے نئے قائد کا اعلان کیا جو عبدالقادر حشانی تھے۔ سرکاری ایجنسیوں کا دباؤ تھا کہ یہ مقاطعہ جاری رہے مگر عبدالقادر حشانی جیسے دور اندیش شخصیت نے کارکنوں کو انتخابات میں شمولیت پر راضی کر لیا۔

فوری طور پر جو منشور عوام کے سامنے پیش کیا گیا وہ یہ تھا

☆ اصلاح معاشرے کو اولیت دی جائے گی۔

☆ شرعی قوانین نافذ کیے جائیں گے۔

☆ سود اور اجارہ داری کا خاتمہ اور زکوۃ کا نفاذ ہوگا۔

☆ مخلوط تعلیمی نظام ختم کر کے نصاب کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے گا۔

☆ مطلقہ اور بیوہ عورتوں کی کفالت کی جائے گی۔

☆ الجزائری دینار (ملکی کرنسی) کی قیمت از سر نو متعین کی جائے گی۔

اسلامی محاذ کا آخری انتخابی جلسہ الجزائر کے اولمپک اسٹیڈیم میں ہوا اور اس میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔

26 دسمبر 1991ء کو 430 نشستوں کے لیے قانون ساز اسمبلی کے لیے کثیر جماعتی انتخابات ہوئے جس کا پہلا راونڈ محاذ اسلامی نے 188 نشستوں سے جیت کر اول پوزیشن میں رہا۔

یہ ایک زبردست جمہوری مینڈیٹ تھا جو محاذ اسلامی کو حاصل ہوا، جس کا سہرا عام کارکنوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ تحریک کے عبوری رہنما عبدالقادر حشانی کو جاتا ہے

اس کامیابی پر مغربی دنیا انگشت بدانداں رہ گئی بلکہ متعدد اسلامی اور عربی ملک علی الخصوص پڑوسی تیونس، مراکش، سراسیمگی میں مبتلا ہو گئے اور وہ مل کر منصوبہ بند ہو گئے کہ کسی طرح محاذ کا راستہ روکا جائے۔ ایک اسرائیلی اخبار "حیدوت احروت" نے لکھا:

"اگر اسلامی محاذ برسر اقتدار آ گیا تو الجزائر کی فوجی طاقت ہمارے ان بدترین دشمنوں کے ہاتھ لگ جائے گی جن کا مقصد اسرائیل کی تباہی ہے۔"

11 جنوری 1992 کو ایک محلاتی بغاوت (جس کے پیچھے ایک فوجی جرنیل خالد نزار تھا) کے بعد شاذلی بن جدید سے استعفیٰ لے لیا گیا۔ الجزائر کی سڑکوں پر ٹینک آئے۔ انتخابات کا اگلا راونڈ معطل کر دیا گیا۔ جو 16 جنوری 1992ء کو ہونا تھا۔ 5 رکنی کونسل نے اقتدار سنبھال لیا۔ 16 جنوری کو فوج کی دعوت پر پرانے اشتراکی لیڈر "بوضیاف" کو جو مراکش میں جلاوطنی کے دن گزار رہا تھا، بلا کر صدارت سونپ دی گئی۔ عرب ممالک کے تمام حکمران (جن میں شاہ فہد اور حسنی مبارک اور حسن ثانی سرفہرست ہے) نے نئی حکومت کو مبارکباد دی۔ اور اپنی امداد کا پورا پورا یقین دلایا۔ یوں الجزائر سے جمہوریت کے راستے سے آنے والے اسلامی انقلاب کا عارضی طور پر راستہ روک دیا گیا۔ مغربی جمہوریت کا پول کھول دیا گیا۔ جو جمہوری تبدیلی سے گھبرا کر فوجی آمریت کا حمایتی بن گیا۔ اس روز سے حکومت اسلامی محاذ کے کارکنوں کو ہر طرح ختم کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ہزار ہا افراد کو جیلوں میں ڈال دیا گیا۔ موت کی سزا دی گئی۔ اس شورش کو دبانے کے لیے کئی صدر تبدیل کیے جا چکے ہیں۔ کئی بار انتخابات کا ڈھونگ بھی رچایا گیا ہے۔ اس صورتحال کو اسلامی فرنٹ کی قیادت کو ہمیشہ کے لیے سیاست بدر کرنا قرار دیا جا سکتا ہے۔ نیز اس سے ملک پر مسلط ایجنسیوں کی طاقت کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔[27]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ